قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

قادیانی فیصلہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شائع کردہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ۰ پاکستان
061-4514122-4583486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی:

قرآن کریم اور احادیث متواترہ کی بنا پر امت مسلمہ کا یہ قطعی اور متواتر عقیدہ چلا آرہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (آخری نبی) ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا اور یہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق دجال وکذاب ہے۔ اسلامی تاریخ میں بہت سے طالع آزماؤں نے نبوت، رسالت، مسیحیت اور مہدویت کے جھوٹے دعاوی کر کے خلق خدا کو اپنے دامِ تزویر کا شکار کیا۔

گزشتہ صدی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اسی طرح کے بلند بانگ دعاوی کئے اور آبلہ فریبی کے لئے اس نے قرآن کریم اور احادیث نبوی کے بے شمار نصوص کی تحریف کی، انبیاء کرام علیہم السلام اور سلف صالحین کی توہین وتذلیل کی۔

علمائے امت نے قرآن وسنت کے دلائل اور واقعات کی روشنی میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا ہے، خود اس ناکارہ کے قلم سے بھی متعدد رسائل منظر عام پر آچکے ہیں، بے ساختہ جی میں آیا کہ مرزا قادیانی کے بارے میں ایسے چند نکات نئی نسل کے سامنے پیش کئے جائیں جو بہت مختصر ہوں اور جن کا نتیجہ "دو اور دو چار" کی طرح بالکل واضح ہو، چنانچہ زیرِ قلم رسالہ اسی وارد قلبی کی تعمیل ہے، ہدایت تو اللہ جل شانہ کے قبضہ میں ہے، لیکن اگر نوجوان طبقہ اس رسالہ کے نکات کو اچھی طرح سمجھ لے تو انشاء اللہ العزیز! مرزا قادیانی کے جھوٹا اور مفتری ہونے میں اسے کوئی شک وشبہ نہیں رہے گا۔

ہادی مطلق جل شانہ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اس رسالہ کو قبول فرما کر اپنی رضا کا وسیلہ بنائیں اور اسے اپنے بندوں کے لئے رشد وہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین۔

"وھو علی کل شئ قدیر"

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

۲۲/ جولائی ۱۹۹۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

مرزا غلام احمد قادیانی کا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں:

قارئین کرام! جب دو فریق دعا کے ذریعہ اپنا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کریں اور یہ دعا کریں کہ: ''یا اللہ! سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ فرما'' تو اس کو ''مباہلہ'' کہا جاتا ہے اور ''مباہلہ'' کے بعد جو نتیجہ نکلے وہ ''خدائی فیصلہ'' شمار کیا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا مقدمہ کئی بار اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا اور ہر بار خدائی عدالت سے اس کے خلاف فیصلہ صادر ہوا' چنانچہ:

پہلا مقدمہ:

مرزا نے اپنا اور آتھم پادری کا مقدمہ یکطرفہ طور پر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا' اور فیصلہ مرزا کے خلاف ہوا' اور مرزا کو خدائی فیصلہ کے خلاف غلط اور جھوٹی تاویلات کا سہارا لینا پڑا۔

دوسرا مقدمہ:

مرزا نے اپنا اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا اور اس مرتبہ بھی فیصلہ اس کے خلاف ہوا' ان دونوں مقدموں کی تفصیل آپ آئندہ ابواب میں پڑھیں گے۔

تیسرا مقدمہ:

۱۰/ ذوالقعدہ ۱۳۱۰ھ کو عیدگاہ امرتسر کے میدان میں مولانا عبدالحق غزنویؒ کا خود مرزا غلام احمد قادیانی سے رو در رو مباہلہ ہوا' اور دونوں فریقوں نے مل کر دعا کی کہ: ''یا اللہ! سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ فرما۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص:۴۲۶' ۴۲۷)

مرزا نے یہ اصول بیان کیا کہ مباہلہ کے بعد خدائی فیصلہ کی شکل یہ ہے کہ: ''مباہلہ کرنے والوں میں جو فریق جھوٹا ہو' سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔'' (ملفوظات ص:۴۴۰' ۴۴۱ ج:۹)

نتیجہ:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے بیان کردہ اصول کے مطابق ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو مولانا عبدالحق غزنویؒ کی زندگی میں ہلاک ہوگیا' اور مولانا غزنویؒ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد نو سال تک زندہ سلامت رہے'

ان کا انتقال ۱۶/مئی ۱۹۱۷ء کو ہوا۔ (رئیس قادیان ج:۲، ص:۱۹۲، تاریخ مرزا ص:۳۸)

پس اللہ تعالیٰ کی عدالت نے فیصلہ دے دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا تھا اور واقعی دجال و کذاب اور مرتد تھا۔

چوتھا مقدمہ:

مرزا کے ایک غالی مرید حافظ محمد یوسف نے ۲/شوال ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۹/ اپریل ۱۸۹۳ء کو مولانا عبدالحق غزنویؒ سے مباہلہ کیا، مباہلہ اس پر تھا کہ مرزا غلام احمد اور اس کے دو چیلے حکیم نوردین اور محمد احسن امروہی مسلمان ہیں یا نہیں؟ حافظ محمد یوسف کا کہنا تھا کہ یہ تینوں مسلمان ہیں، اور مولانا غزنوی کا کہنا تھا کہ یہ تینوں دجال و کذاب اور مرتد ہیں۔

الغرض مرزا کی وکالت میں حافظ محمد یوسف نے مولانا عبدالحق سے مباہلہ کیا اور دونوں فریقوں نے مل کر دعا کی کہ: ''یا اللہ! سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ فرما۔'' اور مرزا کو جب اس مباہلہ کی اطلاع پہنچی تو اس نے اپنے مرید حافظ صاحب کی تحسین و تصدیق کی اور اس مباہلہ کی ذمہ داری خود اٹھالی۔

(مجموعہ اشتہارات ج:۱، ص:۳۹۵، ۳۹۶)

نتیجہ:

حافظ محمد یوسف اس مباہلہ کا شکار ہو کر مرزائیت سے تائب ہو گئے اور مسلمان ہو کر مرزائیت کے بخیئے ادھیڑنے لگے، چنانچہ مرزا کے رسالہ اربعین کا اشتہار نمبر۳، انہی حافظ محمد یوسف کے نام ہے، اس میں مرزا، حافظ صاحب کے بارے میں لکھتا ہے:

> ''کچھ عقل و فکر میں نہیں آتا کہ حافظ صاحب کو کیا ہو گیا (کچھ نہیں ہوا، صرف مباہلے کا نتیجہ ظاہر ہوا، ناقل)...... انسان کو اس سے کیا فائدہ کہ اپنی جسمانی زندگی کے لئے اپنی روحانی زندگی پر چھری پھیر دے، میں نے بہت دفعہ حافظ صاحب سے یہ بات سنی تھی کہ وہ میرے مصدقین میں سے ہیں، اور مکذب کے ساتھ مباہلہ کرنے کو تیار ہیں، اور اسی میں بہت سا حصہ ان کی عمر کا گزر گیا، اور اس کی تائید میں وہ اپنی خوابیں بھی سناتے رہے، اور بعض مخالفوں سے انہوں نے مباہلہ بھی کیا۔'' (اربعین نمبر۳ ص:۲۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد۱۷، ص:۴۰۸)

پس یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مباہلہ کا فیصلہ تھا، جس سے واضح ہو گیا کہ مرزا، اللہ تعالیٰ کی نظر میں واقعی دجال و کذاب تھا۔

پانچواں مقدمہ:

مرزا نے رسالہ ''سرمہ چشم آریہ'' میں آریوں کو مباہلہ کی دعوت دی اور فریقین کے لئے مباہلہ کا مضمون خود لکھ کر شائع کیا' جس کو وہ بطور مباہلہ پڑھ کر سنائیں گے اور یہ بھی قرار دیا کہ مباہلہ کے بعد:

''پھر فیصلہ آسمانی کے انتظار کے لئے ایک برس کی مہلت ہوگی' پھر اگر برس گزرنے کے بعد مولف (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) پر کوئی عذاب اور وبال نازل ہوا' یا حریف مقابل پر نازل نہ ہوا تو ان دونوں صورتوں میں یہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) قابل تاوان پانچ سو روپے ٹھہرے گا' جس کو برضامندی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ بآسانی وہ روپیہ مخالف کو مل سکے' داخل کر دیا جائے گا اور در حالت غلبہ خود بخود اس روپے کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا اور اگر ہم غالب آئے تو کچھ بھی شرط نہیں کرتے' کیونکہ شرط کے عوض میں وہی دعا کے آثار کا ظاہر ہونا کافی ہے' اب ہم ذیل میں مضمون ہر دو کاغذ مباہلہ کو لکھ کر رسالہ ہذا کو ختم کرتے ہیں۔'' (سرمہ چشم آریہ ص:۲۵۱' روحانی خزائن ج:۲' ص:۳۰۱)

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے مرزا کی اس تحریک کے نکات کو اچھی طرح نوٹ کرلیں' جو حسب ذیل ہیں:

۱:...... مرزا نے اپنی طرف سے مباہلہ کا مضمون شائع کر دیا' اور آریوں کو دعوت دی کہ وہ بھی مباہلہ کا مضمون مرزا کے مقابلہ میں شائع کر دیں۔

۲:...... مباہلہ کا مضمون جس تاریخ کو فریق مخالف شائع کرے گا' اس تاریخ سے ایک سال تک فیصلہ کی میعاد ہوگی۔

۳:...... اگر اس تاریخ سے ایک برس کے عرصہ میں مرزا پر عذاب و وبال نازل ہوا تب بھی یہ سمجھا جائے گا کہ مرزا مباہلہ ہار گیا' اور اگر فریق مخالف پر اس عرصہ میں عذاب نازل نہ ہوا تب بھی مرزا جھوٹا ثابت ہوگا' اور فریق مخالف کے ہارنے کی صرف ایک صورت ہے کہ اس پر ایک برس کے عرصہ میں عذاب و وبال نازل ہو جائے۔

۴:...... اگر مرزا مباہلہ میں جھوٹا ثابت ہو (جس کی اوپر دو صورتیں ذکر ہوئی ہیں) تو وہ فریق مخالف کو پانچ سو روپے تاوان دے گا' جس کو پیشگی جمع کرانے کے لئے تیار ہے' اور اگر فریق مخالف ہار جائے تو مرزا کی طرف سے تاوان کا کوئی مطالبہ نہیں' فریق مخالف پر

مباہلہ کی بددعا کے آثار کا ظاہر ہو جانا ہی اس کے لئے کافی تاوان ہے۔

ان چار نکات کو اچھی طرح ذہن میں رکھنے کے بعد اب آگے سنئے!

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ دعوت مباہلہ آریوں کی طرف سے پنڈت لیکھ رام نے قبول کر لی' چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب حقیقت الوحی میں لکھتا ہے:

''واضح ہو کہ میں نے سرمہ چشم آریہ کے خاتمہ میں بعض آریہ صاحبوں کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا...... میری اس تحریر پر پنڈت لیکھ رام نے اپنی کتاب ''خبط احمدیہ'' میں جو ۱۸۸۸ء میں اس نے شائع کی تھی...... میرے ساتھ مباہلہ کیا' آگے لیکھ رام کا طویل مضمون نقل کیا ہے' جس کے اخیر میں لیکھ رام نے لکھا: ''اے پرمیشر! ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر' کیونکہ کاذب' صادق کی طرح تیرے حضور عزت نہیں پا سکتا۔'' (روحانی خزائن جلد۲۲ص:۳۲۶'۳۳۲)

نتیجہ:

لیکھ رام نے ۱۸۸۸ء میں مرزا کے ساتھ مباہلہ کیا' مرزا کی طے کردہ شرط کے مطابق لیکھ رام پر ایک سال میں عذاب نازل ہونا چاہئے تھا' مگر ایسا نہیں ہوا' لہٰذا لیکھ رام نے مرزا کے مقابلہ میں مباہلہ جیت لیا' اور مرزا پنڈت لیکھ رام کے مقابلہ میں بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

قارئین کرام! آپ نے مندرجہ بالا تفصیل سے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پانچ مرتبہ پیش ہوا' تین مرتبہ مسلمانوں کے مقابلہ میں' ایک مرتبہ عیسائی پادریوں کے مقابلہ اور ایک مرتبہ ہندو آریہ کے مقابلہ میں' اور ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ کی عدالت نے مرزا کے خلاف فیصلہ دیا' اور اسے جھوٹا ٹھہرایا' کیا اس کے بعد بھی کسی صاحب عقل کو مرزا کے جھوٹا ہونے میں شبہ ہو سکتا ہے؟

دوسرا باب......

مرزا کی چند پیش گوئیاں' جو سچی نکلیں

پہلی پیش گوئی:

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

''آپ اپنے پرچہ میں...... میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری' کذاب اور دجال ہے...... اگر میں ایسا ہی کذاب' مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں' تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔'' (مجموعہ اشتہارات' ص:۵۷۸' ج:۳)

نتیجہ:

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیش گوئی حرف بحرف سچی نکلی' وہ ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو مولانا مرحوم کی زندگی میں ہلاک ہو گیا' اور مولانا مرحوم ۱۹۴۹ء تک سلامت با کرامت رہے' ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بقول خود اللہ تعالیٰ کی نظر میں مفتری اور کذاب و دجال تھا۔

دوسری پیش گوئی:

اسی اشتہار میں مولانا مرحوم کو مخاطب کر کے لکھا:

''اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے' جیسے طاعون' ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں' آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔'' (ایضاً)

نتیجہ:

مرزا کی یہ پیش گوئی بھی سچی ثابت ہوئی' مولانا مرحوم' مرزا کی زندگی میں بفضل خدا تمام آفات سے محفوظ رہے' اور خود مرزا' مولانا کی زندگی میں وبائی ہیضہ کا شکار ہو گیا۔

(حیات ناصر ص:۱۴' بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پہلی فصل:۸۰)

تیسری پیش گوئی:

مرزا غلام احمد قادیانی کا عبداللہ آتھم پادری کے ساتھ پندرہ دن تک مناظرہ ہوتا رہا' آخری دن ۵/جون ۱۸۹۳ء کو مرزا نے پیش گوئی کی کہ ان کا حریف پندرہ مہینے تک ہاویہ میں گرایا جائے گا' اسی سلسلہ میں مرزا نے لکھا:

''میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بہ سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں' مجھ کو ذلیل کیا جاوے' روسیاہ کیا جاوے' میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے' مجھ کو پھانسی دیا جاوے' ہر ایک بات کی لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا' ضرور کرے گا' زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی...... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔'' (جنگ مقدس ص:۲۱۰'۲۱۱' روحانی خزائن ص:۲۹۲'۲۹۳ ج:۶)

نتیجہ:

پیش گوئی کی آخری معیاد ۵/ ستمبر ۱۸۹۴ تھی، مگر آتھم اس تاریخ تک نہیں مرا' اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیش گوئی سچی ثابت ہوئی کہ:

''اگر آتھم پندرہ ماہ کے عرصہ میں بہ سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں جھوٹا ہوں' میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔''

چوتھی پیش گوئی:

مرزا غلام احمد قادیانی کو بقول اس کے الہام ہوا تھا کہ محمدی بیگم (دختر احمد بیگ ہوشیار پوری) کا شوہر مرزا کی زندگی میں مر جائے گا اور محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں آئے گی' اس سلسلہ میں مرزا نے پیش گوئی کی کہ:

''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے' اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی' اور میری موت آجائے گی۔''

(انجام آتھم' ص:۳۱ حاشیہ روحانی خزائن ج:۱۱' ص:۳۱)

نتیجہ:

احمد بیگ کا داماد (سلطان محمد) مرزا کی زندگی میں نہیں مرا' بلکہ مرزا کے بعد ایک عرصہ تک زندہ سلامت رہا' اس لئے مرزا کی یہ پیش گوئی سو فیصد سچی ثابت ہوئی کہ: ''اگر میں جھوٹا ہوں تو احمد بیگ کا داماد میری زندگی میں نہیں مرے گا۔''

پانچویں پیش گوئی:

اسی سلسلہ میں مرزا نے لکھا:

''یاد رکھو! اگر اس پیش گوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد مرزا کی زندگی میں نہ مرا...... ناقل) تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم' ص:۵۴' روحانی خزائن ج:۱۱' ص:۵۴)

چھٹی پیش گوئی:

مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ آئندہ ایک ایسا زلزلہ آنے والا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا' مرزا نے اس کا نام ''زلزلة الساعة'' رکھا' یعنی ''قیامت کا زلزلہ'' اس کے لئے بہت سے اشتہار جاری کئے' چنانچہ

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا کہ:

''آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیش گوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں' اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۹۲/۹۳' روحانی خزائن ص:۲۵۳' ج:۲۱)

نتیجہ:

مرزا کی یہ کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم اس کی وفات (۲۶/مئی ۱۹۰۸ء) کے پونے پانچ مہینے بعد ۱۵/اکتوبر ۱۹۰۸ء کو شائع ہوئی' اس کی زندگی میں یہ زلزلہ نہ آیا' لہٰذا مرزا کی یہ پیش گوئی حرف بحرف سچی نکلی کہ: ''اگر یہ زلزلہ میری زندگی میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں' بلکہ جھوٹا ہوں۔''

فائدہ:

مرزا کے مقابلہ میں ایک مسلمان کی پیش گوئی ملاحظہ فرمایئے:

جن دنوں مرزا مسلسل اشتہار شائع کر رہا تھا کہ ایک زلزلہ قیامت آنے والا ہے' انہی دنوں ملا محمد بخش حنفی نے مرزا کی تردید میں ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں لکھا کہ: ''مجھے نور کشفی سے معلوم ہوا کہ ایسا کوئی زلزلہ نہیں آئے گا'' اور یہ کہ: ''مرزا قادیانی ہمیشہ کی طرح اس زلزلہ کی پیش گوئی میں بھی ذلیل و رسوا ہوگا۔'' مرزا نے اپنے اشتہار ۱۱/مئی ۱۹۰۵ء کے حاشیہ میں ملا صاحب مرحوم کے اشتہار کا اقتباس نقل کیا ہے' قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے اس کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

''میں آج ۶/مئی ۱۹۰۵ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعویٰ سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ خوفناک اور بجھے ہوئے دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی ۵-۸-۲۱ اور ۲۹/اپریل ۱۹۰۵ء کے اشتہاروں اور اخباروں میں جو لکھا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئے گا جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا' کرشن قادیانی زلزلہ کی آمد کی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا' مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئے گا' اس لئے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی طرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں' بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئے گا!! نہیں آئے گا!! اور نہیں آئے گا!! اور آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں' مجھے یہ

خوشخبری حقیقی نورالٰہی اور کشف کے ذریعہ دی گئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی' میں مکرر سہ مکرر کہتا ہوں اور اس نورالٰہی سے جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے' مستفیض ہوکر اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کی طرح اس زلزلہ کی پیش گوئی میں بھی ذلیل و رسوا ہوگا' اور خداوند تعالیٰ حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل سے اپنی گناہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھ کر اس نارسیدہ آفت سے بچائے گا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا۔'' (ملا محمد بخش حنفی ..... سیکریٹری انجمن حامی اسلام لاہور)

(مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی ج:۳' ص:۵۴۱/۵۴۲)

قارئین کرام:

یہ چودھویں صدی کے مسیلمہ کذاب مرزا قادیانی کے مقابلے میں ایک سچے مسلمان کی پیش گوئی تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں سچی کر دکھائی' اور اس پیش گوئی کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی واقعی ذلیل و رسوا ہوا' اور خود اپنے اقرار سے جھوٹا ثابت ہوا۔

''ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب''

ساتویں پیش گوئی:

قاضی نذر حسین ایڈیٹر اخبار ''قلقل بجنور'' کے نام مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک خط لکھا' جو اخبار ''بدر'' قادیان ۱۹/ جولائی ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں شائع ہوا' اس کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

''میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں' پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں' پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی' اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں' اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

(اخبار بدر قادیان نمبر ۲۹' ج:۲' ۱۹/ جولائی ۱۹۰۶ء) (بحوالہ قادیانی مذہب فصل ساتویں نمبر ۳۹)

نتیجہ:

مرزا کی یہ پیش گوئی بھی سو فیصد صحیح نکلی کہ: ''اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ

میں جھوٹا ہوں۔" اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور تمام انسان گواہ رہیں کہ مرزا باقرار خود واقعی جھوٹا تھا' جھوٹا تھا' جھوٹا تھا۔

تیسرا باب

مرزا غلام احمد قادیانی کی چند دعائیں جو بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئیں

پہلی دعا:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اشتہار مورخہ ۲۷/ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے آخر میں لکھا:

"اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر علیم! اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما' جو خلق اللہ پہ حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے' اور اگر اے خداوند یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر' اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے (جو کہ صحیح سمجھا ہے' مرتب) اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندہ ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کے ساتھ اور اسماعیلؑ کے ساتھ اور یعقوبؑ کے ساتھ اور موسیٰؑ کے ساتھ اور داؤدؑ کے ساتھ اور مسیح ابن مریمؑ کے ساتھ اور خیر الانبیاء محمد صلعم کے ساتھ اور اس امت کے اولیاء کرامؒ کے ساتھ تھی تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشان بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر اور ان کی دعائیں قبول فرما۔" (مجموعہ اشتہارات ص: ۱۱۵'۱۱۶' ج:۲)

نتیجہ:

قارئین کرام! نہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی (محمدی بیگم) مرزا کے نکاح میں آئی' نہ آتھم مرزا کی مقرر کردہ میعاد کے اندر عذاب مہلک میں گرفتار ہوا' معلوم ہوا کہ یہ پیش گوئیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھیں' لہٰذا مرزا کی یہ دعا قبول ہوئی کہ: "اگر یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں' تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر" جس سے ثابت ہوا کہ مرزا' اللہ تعالیٰ کی نظر میں واقعی مردود و ملعون اور دجال تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا دیا۔

دوسری دعا:

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ" نامی اشتہار میں مرزا نے لکھا:

''اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔ آمین۔'' (مجموعہ اشتہارات ص:۵۷۸، ۵۷۹ ج:۳)

نتیجہ:

مرزا کی یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور مولانا مرحوم کی زندگی میں مرزا کو ہلاک کردیا، جس سے ثابت ہوا کہ مرزا واقعی اللہ تعالیٰ کی نظر میں مفسد اور کذاب تھا، اور رات دن افتراء کرنا اس کا کام تھا۔

تیسری دعا:

اسی اشتہار میں مزید لکھتا ہے:

''میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے، اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو، مبتلا کر، اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ **ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين.** آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں، اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔''

الراقم: عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد المسیح الموعود عافاہ اللہ وایدہ مرقوم تاریخ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ روز دوشنبہ۔ (ایضاً)

نتیجہ:

حق تعالیٰ شانہ نے مرزا کی یہ دعا بھی قبول فرمائی، اور اس دعا کے ایک سال دس دن بعد مرزا کو مولانا مرحوم کی زندگی میں اٹھالیا، جس سے ثابت ہوا کہ مرزا، حق تعالیٰ شانہ کی نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب تھا۔

مرزا کی دعا قبول ہونے کی مزید تصدیق:

قارئین کرام! اوپر درج واقعات کی روشنی میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مولانا ثناءاللہ مرحوم کے بارے میں مرزا کی دعا قبول ہوئی۔

لیجئے اس قبولیت دعا پر مرزا کی الہامی مہر بھی ملاحظہ فرمایئے' مرزا کے ملفوظات ج:۹' ص:۲۶۸ پر مرزا کا یہ ملفوظ درج ہے:

فرمایا: ''یہ زمانہ کے عجائبات ہیں' رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے' کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا' ثناءاللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے' ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ ''اجیب دعوة الداع '' صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے' باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔'' (ملفوظات ج:۹' ص:۲۶۸)

...... چوتھا باب ......

مسیح موعود اور مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود سے کیا مراد ہے؟

قارئین کرام! مسیح موعود سے مراد ہے وہ مسیح جس کے آخری زمانے میں آنے کا امت سے وعدہ کیا گیا ہے' اور وہ مسیح ابن مریمؑ ہیں۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے' جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے' اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں' کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی' تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے' انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔'' (ازالہ اوہام ص:۵۵۷' خزائن ص:۴۰۰' ج:۳)

پہلا ثبوت: ...... مرزا مسیح موعود نہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ میں مسیح موعود نہیں' نہ میں مسیح ابن مریم ہوں' بلکہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود کہے وہ کم فہم ہے اور جو شخص اس کو مسیح ابن مریم کہے وہ مفتری اور کذاب ہے'

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ:

''اے برادران دین و علماء شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے' جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں' یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو' بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا' جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا' میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں' جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔''

(ازالہ اوہام ص:۱۹۰' روحانی خزائن ص:۱۹۲ ج:۳)

نتیجہ:...... مرزا کی مندرجہ بالا دونوں عبارتوں کا نتیجہ دو اور دو چار کی طرح واضح ہے کہ:

الف:...... چونکہ جس مسیح کے آنے کا وعدہ ہے وہ مسیح ابن مریم ہے۔

ب: ...... اور چونکہ مرزا کا دعویٰ مسیح ابن مریم ہونے کا نہیں۔

لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی' مسیح موعود نہیں' بلکہ جو شخص اس کو مسیح ابن مریم اور مسیح موعود کہے وہ مفتری اور کذاب ہے۔

دوسرا ثبوت: مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود کا زمانہ نصیب نہیں ہوا:

قارئین کرام! حضرت مسیح علیہ السلام آخری زمانے میں آئیں گے' اور آخری صدی کے مجدد ہوں گے' چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی حدیث پاک کا حوالہ دے کر لکھتا ہے:

پہلا نشان:

''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا۔'' (ابوداؤد)

''یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے لئے دین کو تازہ کرے گا...... اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ میں تخلف ہو...... اور یہ بھی اہلسنت کے درمیان متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح

موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں؟ یہود و نصاریٰ دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے' اگر چاہو تو پوچھ لو۔"

(حقیقت الوحی ص:۱۹۳' روحانی خزائن ص:۲۰۰/۲۰۱ ج:۲۲)

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی نے اس عبارت میں تین باتیں کہی ہیں:

۱:......حدیث نبویؐ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آئے گا' اور ممکن نہیں کہ نئی صدی شروع ہو اور نیا مجدد نہ آئے۔

۲:......اہلسنت کا یہ اجماع و اتفاق کہ آخری صدی کے آخری مجدد حضرت مسیح علیہ السلام ہوں گے۔

۳:......یہود و نصاریٰ کی موافقت میں مرزا کا یہ خیال کہ چودھویں صدی آخری زمانہ ہے' مگر پندرھویں صدی شروع ہونے کے بعد یہ تیسری بات غلط نکلی' کیونکہ حدیث نبویؐ کی رو سے پندرھویں صدی میں بھی مجدد کا آنا ضروری ہے اور اس کے بعد جب سولہویں صدی شروع ہوگی تو اس پر بھی کوئی مجدد ضرور آئے گا' یہاں تک آخری صدی پر آخری مجدد مسیح علیہ السلام ہوں گے' ثابت ہوا کہ چودھویں صدی میں مرزا کا یہ دعویٰ کہ وہ مسیح موعود ہے' غلط تھا اور مرزا اپنے دعویٰ میں جھوٹا تھا۔

تیسرا ثبوت: مسیح علیہ السلام دنیا میں چالیس سال رہیں گے:

"حدیث میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہیں گے۔"

(حقیقت النبوۃ ص:۱۹۲' از مرزا محمود احمد قادیانی)

مرزا قادیانی اپنے رسالہ "نشانِ آسمانی" میں شاہ نعمت اللہ ولی کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

تا چہل سال اے برادر من　　　　دور آں شہسوار می بینم

"یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا' چالیس برس تک زندگی کرے گا' اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے' سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے' جن میں سے دس برس کامل گزر بھی گئے۔"

(نشانِ آسمانی ص:۱۴' روحانی خزائن ص:۳۷۴' ج:۴)

قارئین کرام! مرزا کا یہ رسالہ "نشانِ آسمانی" جون ۱۸۹۲ء میں لکھا گیا (جیسا کہ اس کی لوح پر درج ہے) مرزا لکھتا ہے کہ چالیس میں سے دس برس گزر چکے ہیں' گویا مسیح موعود کی عمر پوری کرنے کے

لئے تیس سال ابھی باقی تھے' اب ۱۸۹۲ میں تیس کا عدد جمع کیجئے تو ۱۹۲۲ء بنتے ہیں' گویا مسیح موعود کی مدت قیام پوری کرنے کے لئے مرزا کو ۱۹۲۲ء تک زندہ رہنا چاہئے تھا' مگر افسوس کہ مرزا نے سولہ برس بھی پورے نہ کئے' بلکہ ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء میں دنیا سے رخصت ہوا' معلوم ہوا کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی غلط تھا اور چالیس سال زندہ رہنے کا جو الہام ہوا تھا وہ بھی جھوٹ تھا۔

چوتھا ثبوت: مسیح علیہ السلام شادی کریں گے:

حدیث شریف میں ہے کہ: ''حضرت مسیح علیہ السلام شادی کریں گے۔'' (مشکوٰۃ ص: ۴۸۰)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ''نکاحِ آسمانی'' کی تائید میں اس حدیث کو پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> ''اس پیش گوئی (یعنی محمدی بیگم سے مرزا غلام احمد قادیانی کے نکاح آسمانی کی الہامی پیش گوئی...... ناقل) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے پیش گوئی فرمائی ہوئی ہے: ''یتزوج ویولدله'' یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحبِ اولاد ہوگا' اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں' کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے' اس میں کچھ خوبی نہیں' بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطورِ نشان ہوگا اور اولاد سے مراد خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی ہے' گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔''
>
> (ضمیمہ انجام آتھم ص: ۵۳' خزائن ج: ۱۱' ص: ۳۳۷)

مرزا کی یہ تحریر ۱۸۹۶ء کی ہے' اس وقت تک مرزا کی دو شادیاں ہوچکی تھیں اور ان سے اولاد بھی تھی' مگر مرزا کے بقول وہ عام شادیاں تھیں' جن میں کچھ خوبی نہیں' وہ خاص شادی جو بطورِ نشان کے تھی اور جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی' وہ مرزا کو نصیب نہ ہوئی۔ ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مرزا مسیح موعود نہیں تھا۔

تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت سے آگاہی
کیلئے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ماہنامہ ''لولاک'' کے خریدار بنئے'
نیز ردِ قادیانیت پر مبنی لٹریچر مقامی دفاتر سے مفت حاصل کریں